أخبار مكة

في قديم الدهر وحديثه

تصنيف

الإمام أبي عبد الله محمد بن إسحاق

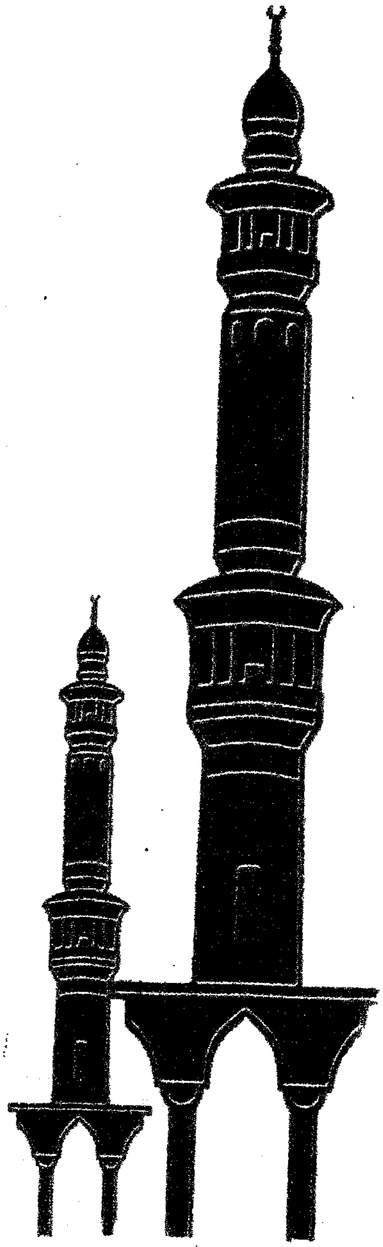
ابن العباس الفاكهي المكي

من علماء القرن الثالث الهجري

دراسة وتحقيق

د. عبد الملك بن عبد الله بن دهيش

الجزء الثاني



الطبعة الثانية

١٤١٤ هـ ، ١٩٩٤ م

دار خضر
للطباعة والنشر والتوزيع
ص ب.: ١٣/٦١٤١
بيروت ، لبنان

يطلب من
مكتبة ومطبعة النهضة الحديثة
مكة المكرمة ـ هاتف: ٥٧٤٤٥٩٥

١١٩٠ - حدّثنا محمد بن أبي عمر، قال: ثنا سفيان، قال: حدّثنا الزهري، عن سعيد بن المسيّب، عن أبي هريرة - رضي الله عنه - قال: قال رسول الله ﷺ تُشَدّ الرحال إلى ثلاثة مساجد، إلى المسجد الحرام، وإلى مسجدي، وإلى المسجد الأقصى.

١١٩١ - حدّثني عبد الله بن منصور، عن عبد الرحيم بن زيد العَمّي، عن أبيه، عمّنْ حدّثه عن ابن عباس - رضي الله عنهما - أنه سأله عن قول النبي ﷺ: الصلاة في المسجد الحرام مائة ألف صلاة، أهي الفريضة في جماعة أو صلاة الرجل وحده في المسجد الحرام أو غير المسجد الحرام؟ قال: بل هي صلاة الرجل وحده في المسجد الحرام أو في الحرم، فإذا صلاها في جماعة فذلك ألف ألف وخمسمائة ألف صلاة، فقال الرجل للذي سأله: يا أبا عباس عن رأيك تحدثنا أو عن رسول الله ﷺ؟ قال: بل عن رسول الله ﷺ احدثك مرة بعد مرة - يقولها ثلاثًا -.

١١٩٢ - حدّثنا حسين بن حسن، قال: حدّثنا عبد العزيز بن أبي عثمان، *

١١٩٠- إسناده صحيح.
رواه الحميدي ٤٢١/٢، وابن أبي شيبة ٦٥/٤، وعبد الرزاق ١٣٢/٥، وأحمد ٢٣٨/٢، والبخاري ٦٣/٣، ومسلم ١٦٧/٩، والترمذي ١٢٤/٢، وابن ماجه ٤٥٢/١، كلّهم من طريق: الزهري به.

١١٩١- إسناده متروك.

١١٩٢- إسناده ضعيف.
موسى بن عبيدة، هو: الرَّبَذي. وداود بن مدرك: مجهول. التقريب ٢٣٤/١.
رواه ابن أبي شيبة ٣١٨/٢، من طريق: موسى بن عبيدة، مختصرًا. وذكره الهيثمي في المجمع ٤/٤، وعزاه للبزّار. والفاسي في الشفاء ٧٩/١ وعزاه للطبراني في الأوسط.

عن موسى بن عبيدة ، عن داود بن مُدرِك ، عن عُرْوة بن الزبير ، عن عائشة – رضي الله عنها – قالت : قال رسول الله ﷺ : أنا خاتم الأنبياء ، ومسجدي
٣٥٣/ب خاتم المساجد ، وأحق المساجد / أن يُزار وتركب إليه الرواحل المسجد الحرام ومسجدي هذا ، وصلاة في مسجدي أفضل من ألف صلاة فيما سواه من المساجد إلا المسجد الحرام.

١١٩٣ – حدّثنا محمد بن أبي عمر ، قال : ثنا سفيان ، عن عمرو بن دينار ، عن طَلْق بن حَبيب ، عن قَزَعة ، قال : أردت الخروج إلى الطُّور ، فأتيت ابن عمر – رضي الله عنهما – فقلت له ، فقال : إنما تُشَدّ الرِّحال إلى ثلاثة مساجد ، إلى مسجد رسول الله ﷺ والمسجد الحرام ، والمسجد الأقصى ، ودع عنك الطور ولا تأتِه.

١١٩٤ – حدّثنا ميمون بن الحَكَم ، قال : حدّثنا [ابن جُعْشُم][(1)] ، قال : أخبرني ابن جُريج ، قال : أخبرني عمرو بن دينار ، عن طَلْق بن حَبيب ، عن ابن عمر – رضي الله عنهما – بنحوه.

١١٩٣– إسناده حسن.
قَزَعة ، هو: ابن يحيى البصري.
رواه ابن أبي شيبة ٣٧٤/٢ ، ٦٥/٤ ، من طريق : سفيان به. وعبد الرزاق ١٣٥/٥ من طريق : سفيان ، عن عمرو بن عرفجة ، عن ابن عمر ، بنحوه.

١١٩٤– شيخ المصنّف لم أقف عليه ، وبقية رجاله ثقات.
رواه عبد الرزاق ١٣٢/٥ من طريق : ابن جريج به.

١) في الأصل (ابن هشيم) وهو خطأ. انما هو: محمد بن جُعْشُم، وقد تقدم مرارًا.

ترجمان السنّة

عربی - اردو

جلد چہارم

دورِ حاضر کی ضرورتوں کے مطابق جدید عنوانات اور قدیم مباحث کے ہمراہ
احادیثِ طیبہ کا جامع و مستند عظیم الشان مجموعہ

تالیف
زبدۃ المحدثین حضرت مولانا بدر عالم صاحب میرٹھی مہاجر مدنی قدس سرہٗ
استاذ الحدیث دار العلوم دیوبند و رفیق ندوۃ المصنفین دہلی

ادارہ اسلامیات
انارکلی ۵ لاہور ۲

اِلَّا مِنْ نَفْسِیْ فَقَالَ لَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ حَتّٰی اَکُوْنَ اِلَیْکَ مِنْ نَفْسِکَ فَقَالَ عُمَرُ فَاِنَّکَ الْاٰنَ وَاللّٰہِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ فَقَالَ الْاٰنَ یَا عُمَرُ (رواہ البخاری فی الایمان والنذور)

اَلرَّسُوْلُ الْاَعْظَمُ وَمَسْجِدُہٗ آخِرُ الْمَسَاجِد

۱۶۵۲۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ قَارِظٍ اَشْہَدُ اَنِّیْ سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنِّیْ اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَمَسْجِدِیْ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ۔ (رواہ مسلم والنسائی ولفظہ خاتم الانبیاء وخاتم المساجد)

چیزوں سے زیادہ محبوب ہیں، آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے جب تک میں تمہارے نزدیک تمہاری جان سے بھی زیادہ عزیز نہ بن جاؤں، تم مؤمن نہیں ہو (آپ کے اس جملہ کے ساتھ حضرت عمرؓ کے دل کی کیفیت بدل گئی، چنانچہ انھوں نے کہا کہ بخدا اب آپ یقیناً اپنی جان سے بھی مجھے زیادہ عزیز ہیں، آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ سن کر فرمایا کہ اب اے عمرؓ تم سچے مؤمن ہو۔ اس حدیث کو بخاری نے کتاب الایمان والنذور میں نقل کیا ہے۔

مسجدِ نبوی کا مساجدِ انبیاء میں آخری ہونا

۱۶۵۲۔ عبداللہ بن ابراہیم بن قارظؓ کہتے ہیں، کہ اس کی میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت ابوہریرہؓ کو یہ فرماتے ہوئے میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمام انبیاء کرام کے آخر میں ہوں، اور میری مسجد بھی تمام مساجدِ انبیاء کے بعد ہے اور آخری ہے۔ اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے اور نسائی نے بھی، مگر اس میں "آخر الانبیاء" کی جگہ "خاتم الانبیاء" اور "آخر المساجد" کی جگہ "خاتم المساجد" کا لفظ آیا ہے

نہیں لائے۔ حضرت عمرؓ صحابۂ کبار اور خلفائے راشدین میں ہیں، اس وقت ان کے دل میں جو کیفیت تھی بے کم و کاست انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھول کر رکھ دی آپ نے یہ سن کر اپنا جملہ مجددًا اس انداز میں فرمایا کہ وہ بجلی کی سی تیزی سے حضرت عمرؓ کے رگ و ریشہ میں پیوست ہوگیا۔ نگاہِ نبوی نے سکنڈوں میں ان کی کائنات دل میں انقلاب بپا کر دیا، اور انھوں نے دفعۃً اپنے دل کی کیفیت بالکل بدلی ہوئی پائی۔ اور برملا اظہار کیا کہ یارسول اللہ! اب آپ کی ذات مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے اور اس طرح کہ اس میں ذرہ برابر شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے، در یقیناً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تصرف بھی ایک معجزہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے محبت عقلی کی طرف ان الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے۔ لا تجد قوما یؤمنون باللّٰہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللّٰہ ورسولہ ولو کانوا آباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم اولئک کتب فی قلوبھم الایمان ۵ (مجادلہ ع ۳)

۱۶۵۲۔ منشاء نبوی یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں آپ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے، نبوت کا دروازہ آپکے بعد بند ہو چکا ہے۔ مسجدیں جو کسی نبی کی طرف منسوب ہوتی ہیں، ان میں مسجد نبوی آخری مسجد ہے اب نہ کوئی نبی آئیگا ورنہ اسکی طرف منسوب ہو کر کوئی مسجد تعمیر ہوگی، چنانچہ دوسری حدیث میں صراحت ہے "مسجدی خاتم مساجد الانبیاء" یعنی میری مسجد انبیاء کی مسجدوں میں آخری مسجد ہے۔